شہداءِ ختم نبوت کی یاد

قیامِ پاکستان کے فوراً بعد مرزائیوں نے ایک گھناؤنا خواب دیکھا تھا کہ "پاکستان مرزائی اسٹیٹ بن جائے گی" اس گروہِ خبیث نے اپنے خواب کی تکمیل کے لئے بلوچستان کو خاص طور پر اپنی سازشوں کا مرکز بنایا اور مرزائی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ ان سازشوں کا پشتیبان تھا۔ مجلس احرارِ اسلام جو ۱۹۳۰ء سے ان کے تعاقب میں ایک جہد مسلسل میں مصروف تھی نے اس موقع پر بھی اپنا دینی و قومی فریضہ سرانجام دیا۔ بانیٔ احرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر تمام اکابر احرار نے پاکستان کی تمام دینی و سیاسی جماعتوں کو جمع کر کے اس خطرہ سے آگاہ کیا اور آل پارٹیز مجلس عمل قائم کر کے تحریک تحفظ ختم نبوت برپا کر دی۔ خواجہ ناظم الدین اور دولتانہ نے تحریک کو کچلنے کی بھرپور کوشش کی اور منہ کی کھائی۔ حتیٰ کہ ڈائر ثانی جنرل اعظم خان آنجہانی نے مارشل لاء لگا کر دس ہزار فدائینِ ختم نبوت کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ اور پھر بعد میں بدنام زمانہ جسٹس منیر نے انکوائری کمیشن میں قادیانیت نوازی کی رہی سہی کسر بھی نکال دی۔ مگر...... تحریک زندہ رہی، اس کو کچلنے والے اور کسی بھی انداز میں اس کی مخالفت کرنے والے تاریخ کا ذلیل ترین کردار بن گئے۔ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ، ۱۹۸۴ء میں امتناعِ قادیانیت کا آرڈیننس کا اجراء، پاکستان سے مرزا طاہر کا فرار، ربوہ میں مسلمانوں کی پہلی مسجد۔ جامع مسجد احرار کا قیام اور اب جنوبی افریقہ کی عدالتِ عظمیٰ کا فیصلہ یہ سب فتوحات انہی شہداءِ ختم نبوت کی بے مثال قربانیوں اور خونِ بے گناہی کا ثمر ہے۔

۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۹۲ء کو مسجد احرار ربوہ میں شہداء ختم نبوت کی یاد میں اٹھارہویں سالانہ شہداء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی۔ سرفروشانِ احرار، امت کے ان محسنوں کے تذکرہ سے اپنے ایمانوں کو منور کریں گے۔ یاد منانا دراصل لہو گرم رکھنے کا اک بہانہ ہوتا ہے..... اسی لئے

یاد ہم تم کو شہیدانِ نبی کرتے ہیں

اور

حرم کی عزت پہ کٹنے والوں کے نقشِ پا کو سلام پہنچے

تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ ۲۱ مارچ کو مسجد احرار ربوہ پہنچیں اور شہداءِ ختم نبوت کی یاد میں جمع ہو کر تحفظ ختم نبوت کے لئے تجدید عہد کریں۔

☆ ☆